قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 20 مارچ 2021ء | 06 شعبان 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:68

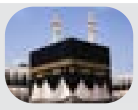

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ

(سورۃ الصف:10)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے۔

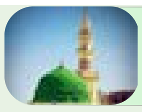

فرمانِ رسول ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَثَلُ اُمَّتِی مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ

(مشکوۃ کتاب الرقاق باب ثواب ھذہ الامۃ)

میری امت کی مثال اس بارش کی سی ہے کہ جس کے متعلق معلوم نہیں کہ اس کا اول حصہ بہترین ہے یا آخری حصہ۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

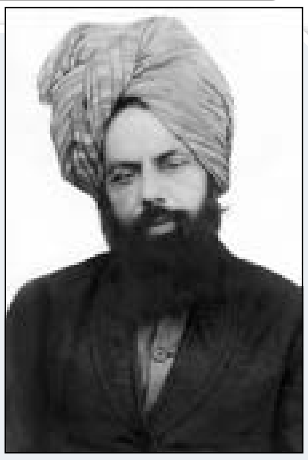

امّتی نبی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴۔ حاشیہ)

ایک اور جگہ پر اپنے منظوم کلام میں فرمایا:

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں شدہ رنگیں بہ رنگ یار حسیں

کہ میں یقیناً مصطفیٰ کا وارث اس حسین یار کے رنگ میں حسین ہو کر بن گیا ہوں۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477)

فرمان خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’آپ یاد رکھیں اور ہمارا مذہب یہی ہے کہ کسی شخص پر خدا کا نور نہیں چمک سکتا، جب تک آسمان سے وہ نور نازل نہ ہو۔ یہ سچی بات ہے کہ فضل آسمان سے آتا ہے۔ جب تک خدا خود اپنی روشنی اپنے طلبگار پر ظاہر نہ کرے اس کی رفتار ایک کیڑے کی مانند ہوتی ہے اور ہونی چاہئے، کیونکہ وہ قسم قسم کی ظلمتوں اور تاریکیوں اور راستہ کی مشکلات میں پھنسا ہوا ہوتا ہے، لیکن جب اس کی روشنی اس پر چمکتی ہے، تو اس کا دل و دماغ روشن ہو جاتا ہے اور وہ نور سے معمور ہو کر برق کی رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 464 جدید ایڈیشن)

پس اللہ تعالیٰ کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے محبت کرنے سے آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے وہ نور عطا فرمائے جو اس کا حقیقی نور ہے۔ جو اس کے پیاروں سے محبت کرنے سے ملتا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے طریق اس زمانے کے امام نے نور محمدی سے حصہ پا کر ہمیں سکھائے۔ ہم دنیا کی لغویات میں پڑنے کی بجائے اپنے خدا سے اس نور کے ہمیشہ طلبگار رہیں اور ان لوگوں میں شمار ہوں جو ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے ہیں کہ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (التحریم:9) کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا میں بھی اس دعا کے اثرات دکھائے اور مرنے کے بعد بھی ہمارے لئے یہ نور دائمی بن کر ہمارے ساتھ رہے۔ آمین

(خطبہ جمعہ 29/ جنوری 2010ء)

اس شمارہ میں

- مسیحا کا سفینہ آ گیا ہے (منظوم)
- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
- میدان عمل کے دلچسپ واقعات
- حال احوال پوچھنے کے حوالہ سے آداب ملاقات

دربارِ خلافت

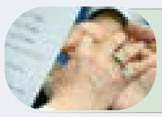

حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم مولوی جمال الدین صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور، محمد اکبر صاحب ولد اخوند رحیم بخش صاحب قوم پٹھان اورکزئی سکنہ ڈیرہ غازی خان، حضرت نظام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں اللہ دتہ صاحب سکنہ وچھو کی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی روایات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر ایک روایت حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم مولوی جمال الدین صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور کی ہے، جنہوں نے 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی۔ پیدائشی احمدی تھے۔ کہتے ہیں مَیں قریباً بیس سال کا تھا کہ گورداسپور میں کرم دین جہلمی جو دراصل بھیں ضلع جہلم کا تھا، کے مقدمہ کا حکم سنایا جانا تھا۔ مَیں ایک دن پہلے اپنے گاؤں سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پر ایک کوٹھی میں حضور علیہ السلام بھی اترے ہوئے تھے (یعنی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے)۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادھر کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر میرے والد صاحب میاں جمال الدین صاحب، میاں امام دین صاحب سیکھوانی اور چوہدری عبدالعزیز صاحب بھی موجود تھے۔ مَیں نے جا کر حضور کو پنکھا جھلنا شروع کر دیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور میرے والد میاں جمال الدین صاحب کی طرف اشارہ کر کے مسکرا کر فرمایا کہ میاں اسماعیل نے بھی آ کر ثواب میں سے حصہ لے لیا ہے۔ حضور کا معمولی اور ادنیٰ خدمت سے خوش ہو جانا اب بھی مجھے یاد آتا ہے تو طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت محمد اسماعیل صاحب صفحہ نمبر 150 غیر مطبوعہ)

محمد اکبر صاحب ولد اخوند رحیم بخش صاحب قوم پٹھان اورکزئی سکنہ ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد صاحب کے چچا اخوند امیر بخش خان ضلع مظفر گڑھ میں سب انسپکٹر پولیس تھے۔ خاکسار کے احمدی ہو جانے کے بعد وہ پنشن پا کر اپنے گھر ڈیرہ غازی خان آ گئے۔ اُن دنوں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کے سرکردہ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے تھے جو مولوی محمد علی صاحب (جو بعد میں پیغامیوں کے امیر بنے تھے) کے بڑے بھائی تھے۔ وہ مولوی عزیز بخش صاحب اس وقت ڈیرہ غازی خان میں سرکاری ملازم تھے۔ جس محلے میں وہ رہتے تھے وہاں ایک مسجد تھی جو ویران پڑی رہتی تھی۔ جماعت احمدیہ نے اُسے مرمت وغیرہ کر کے آباد کیا اور اُس میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ایک غیر احمدی مولوی فضل الحق نامی نے اس محلے میں آ کر کرایہ کے مکان میں رہائش اختیار کی اور محلے کے لوگوں کو اُکسایا (اُس وقت بھی وہی کام ہوتا تھا آج بھی وہی کام ہو رہا ہے) کہ احمدیوں کو اس مسجد سے نکالنا چاہئے اور اس مسجد میں چند طلباء جمع کر کے اُن کو پڑھانا شروع کر دیا۔ (مدرسے کا یہ جو نظریہ ہے اور مدرسے کے لڑکوں کے ذریعے جلوس نکالنا اور توڑ پھوڑ کرنا، یہ آج بھی اُسی طرح جاری ہے)۔ کہتے ہیں کہ طلباء کو جمع کر کے اُن کو پڑھانا شروع کر دیا اور نماز کے وقت وہ اپنی جماعت علیحدہ کرانے لگا اور مسجد میں وعظوں کا بھی سلسلہ شروع کر دیا۔ خاکسار کے رشتے کے چچا اخوند امیر بخش خان مذکور نے شہر ڈیرہ غازی خان کے سب انسپکٹر پولیس کو اُکسایا کہ وہ رپورٹ کرے کہ اس محلہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فساد کا اندیشہ ہے، فریقین کے سرکردوں سے ضمانت لی جانی چاہئے۔ (پہلے تو یہاں مسجد ویران پڑی تھی کوئی آتا نہیں تھا جب احمدیوں نے ٹھیک کر کے، مرمت کر کے آباد کر لی تو سارا فساد شروع ہو گیا)۔ کہتے ہیں کہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک عریضہ لکھا جس میں اپنے رشتے کے دادا صاحب مذکور کی مخالفت کا ذکر کیا اور لکھا کہ اس کو اس قدر عناد ہے کہ اگر اس کا بس چلے تو خاکسار کو قتل کر دے۔

بقیہ صفحہ 7 پر

مسیحا کا سفینہ آ گیا ہے

مجھے مشکل میں جینا آ گیا ہے
اب الفت کا قرینہ آ گیا ہے
کٹھن رستہ بھی آخر کٹ گیا ہے
ارے دیکھو مدینہ آ گیا ہے
لٹاتا پھر رہا ہے وہ خزائن
کہ باہر ہر دفینہ آ گیا ہے
کسی طوفاں سے اب کاہے کو ڈرنا
مسیحا کا سفینہ آ گیا ہے
خطابت میں سمندر بانٹنے کو
وہ عرفاں کا خزینہ آ گیا ہے
میں تیری یاد میں رویا ہوں جیسے
محرّم کا مہینہ آ گیا ہے
ضرورت جب پڑی میرے وطن کو
تو آگے میرا سینہ آ گیا ہے
رسن پر ہے کوئی ہے زیرِ آتش
مقابل جو کمینہ آ گیا ہے
حریفوں سے جونہی مانگے دلائل
اُنہیں دانتوں پسینہ آ گیا ہے
کرو زخمی تم زخمی میرا سینہ
ہمیں زخموں کو سینا آ گیا ہے
خلافت فضلِ باری کی نشانی
وہ دیکھو وہ نگینہ آ گیا ہے
چلو کہ اس کے در پر سب چلیں اب
اُٹھو وقتِ شبینہ آ گیا ہے
حلیمؔ ان کی ملی ہے ہم کو چوکھٹ
عقیدت ہی کا زینہ آ گیا ہے

19 جولائی 2019ء۔ ابن کریم

اداریہ

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

ایک مربی کو میدان عمل میں بے شمار اخبارات، میگزینز اور رسائل پڑھنے اور دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک دفعہ میرے لاہور قیام کے دوران پندرہ روزہ ''مہارت'' نظروں سے گزرا۔ جس کے سرورق پر پاکستان کے تمام بڑے بڑے سیاستدانوں کی فوٹوز شائع کر کے لکھا تھا کہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔ یہ تو از راہِ تفنن تھا لیکن یہ آیت ایک بہت عظیم سبق اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اس کے معانی یہ ہیں کہ پس (اے جنّ و انس) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

قرآن کریم میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بار بار تکرار کے بعد یہ واحد آیت ہے جس کی بکثرت تکرار قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے 31 بار انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بار بار ذکر کرے تا شکر الٰہی کے تمام تقاضوں کو انسان بروئے کار لاسکے۔ اگر سورۃ الرحمٰن (جو ستائیسویں پارے میں 55ویں سورت ہے) کا بغور مطالعہ کریں تو بہت سے اسباق اپنی مادی و روحانی زندگی کو سنوارنے کے لئے ملتے ہیں۔

- اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں میزان کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اجرام فلکی میں میزان کا ایک نظام کام کر رہا ہے۔ اپنے وقت پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔ چاند اپنے وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔ بارش روشنی متناسب اور مناسب طریق پر اپنا رنگ دکھلاتی ہے۔ بارش زیادہ ہونے سے تباہی اور کم ہونے سے قحط کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک مومن بندے کو توازن کے نظام کی نہ صرف حفاظت کرنی ہے بلکہ اپنے اندر بھی عادات اخلاقیات اور عبادات میں توازن پیدا کرنا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ ایک مومن بندے کو رفعتیں عطا کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس سورۃ کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں ''دراصل ہر رفعت اسی توازن کی محتاج ہوتی ہے۔''

(ترجمۃ القرآن صفحہ 973)

آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابیہ اس حد تک عبادات میں مصروف رہتی تھیں کہ رات کو اپنی چٹیا میں رسی ڈال کر چھت سے باندھ دیتیں کہ اگر عبادت کے دوران اونگھ آئے تو جھٹکے سے بیدار ہو جاؤں۔ اس صحابیہ کے اس فعل کا جب آنحضور ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ نے اس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا۔ ''إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ''۔ کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔ تمہارے اہل کا تم پر حق ہے۔ پس ہر ایک کا حق ادا کرو۔ تو متوازن عبادات بھی ایک مومن بندے کی علامت ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کمی بھی اللہ کو پسند نہیں۔ آنحضور ﷺ بھی عبادت میں مداومت پسند فرمایا کرتے تھے۔

- پھر ایک سبق اس سورۃ میں یہ درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو گیلی اور کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔ اور یہی وہ مضمون ہے جو خاکسار آج ان بین السطور میں بیان کر کے ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کے مضمون کو قارئین الفضل کے لئے اجاگر کرنا چاہتا ہے۔

- انسان کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان بلکہ اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ جانور یا کیڑہ کوڑا نہیں بنایا اور پیدا بھی گیلی مٹی سے کیا تا انسان اپنے رب کو اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ احکام القرآن کے تابع بنالے۔ اس پر انسان کو اپنے خالق اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔

- پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پورے اعضاء دے کر بنایا۔ کام کرنے کے لئے ہاتھ دیئے، چلنے کے لئے پاؤں دیئے، بصارت کے لئے آنکھ اور بصیرت کے لئے دماغ اور سوچ عطا کی۔ اس ناطے بھی ہر انسان کو ہر وقت ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کے مضمون پر عمل پیرا رہنا چاہیے۔

- ایک مومن بندے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام جیسی حسین اور پیاری نعمت سے نوازا ہے۔ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ عطا فرمائے۔ جس نے ہمیں با اخلاق اور باخدا بننے کے لئے انمول اصول بیان فرمائے۔ حتیٰ کہ اس رسول نے حاجت کرنے کے اصولوں سے آگاہ فرمایا۔ ایسا پیارا حسین اور مکمل ضابطہ حیات قرآن کریم کی صورت میں عطا فرمایا جو تاقیامت مختلف زمانوں میں آنے والی مخلوق کے لئے لائحہ عمل تجویز کرتا ہے۔ اس کتاب کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم اپنے آپ کو جہاں امن میں پاتے ہیں وہاں دوسری اقوام کے لئے بھی امن کا پیغام بن رہے ہیں۔ ان لازوال نعمتوں کا شکر آیۃ کریمہ ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کو سامنے رکھ کر کرنا ضروری ہے۔

اگر ہم مسلمان اس آیۃ کریمہ کے تناظر میں تشکر الٰہی نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ قرآنی اصول۔ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ وَ یَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِیۡدٍ (ابراہیم:20) کہ اگر اللہ چاہے تو اے انسانو! تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق کو لے آئے کے مطابق نئی قوم کو لے آئے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس آیت کے تحت foot note میں تحریر فرمایا ہے:

''یہاں اس بات کا احتمال ظاہر فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بنی نوع انسان کو کلیۃً نابود کر کے ایک نئی مخلوق کو زمین کا وارث بنا سکتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم میں مضمون اس آیت کے بعد ہی بیان فرمایا۔ جس میں متعلقہ انعامات پر شکر الٰہی کا ذکر کرتے فرماتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ (ابراہیم:8)

'' پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان خوش نصیب لوگوں میں پیدا کیا جن کو اس آخری دور میں سیّدنا و امامنا خاتم النّبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مبارک 'سلام' امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچانے کی توفیق دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور ہم قرآنی حکم لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ کے تحت دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے بھجوائے گئے تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ انبیاء کی جو لڑی حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور سیّدنا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی وساطت اور تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچی۔ اس لڑی اور کڑی کو مضبوطی سے پکڑ کر ہم ان سعادت مند لوگوں میں داخل ہو گئے جو یہ علی الاعلان کہہ سکتے ہیں کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان کو سینوں پر سجائے 'سمعنا واطعنا' کا نعرہ لگاتے اپنے پروردگار کی طرف سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ہم نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آنحضور ﷺ کا سلام ہی نہیں بھیجا بلکہ پیشگوئیوں کے مطابق قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے فیضیاب بھی ہو رہے ہیں۔ اور اس کے فیوض و برکات سے ایک ایسی مضبوط و مربوط لڑی میں پروئے گئے ہیں کہ حکومتوں، تنظیموں، مذہبی جماعتوں اور انفرادی طور پر لوگوں نے اس لڑی کو توڑنے کی بھرپور کوشش کی جو اب بھی جاری و ساری ہے۔ لیکن اس بابرکت موعود خلافت کے بل بوتے پر پہلے سے زیادہ مضبوط و مربوط ہوتے جا رہے ہیں۔ دشمن ایک جگہ پر راستہ روکنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی اور مقام پر اس سے کہیں بڑی فتوحات کے در کھول دیتا ہے۔ جس کا اظہار خلیفہ خامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 15 جنوری 2021ء میں ایم ٹی اے غانا کو Launch کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

''ہم اس خلافت کی برکات سے ذیلی تنظیموں کے مربوط نظام سے جڑ چکے ہیں جس کا اعتراف غیر بھی کرتے رہے ہیں۔ اور بہت سی برکتیں جن میں اسلامی تعلیمات مختلف رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو لئے ہمارے آنگن میں نہ صرف رچی بسی ہے بلکہ ہم خلافت کے بابرکت سایہ تلے اس خوشبو کو تمام دنیا میں پھیلانے کا تہیّہ کئے ہوئے ہیں۔''

- ہم اپنی نجی زندگیوں کو دیکھیں تو ہم میں سے ہر کوئی حسبِ توفیق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے حصّہ پا رہا ہے۔ بعض نعمتیں ہم میں سے ہر کوئی رحمان صفت کے تحت حاصل کئے ہوئے ہے اور ہم میں سے بعض رحیم صفت کے تحت حصّہ دار بنتے ہیں۔ دنیا میں خدا کی موجود سہولتوں سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کسی کے پاس گاڑی ہے۔ کوئی میڈیا کی تمام سہولتوں سے وافر اور درست فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ننگ چھپانے کے لئے لباس جیسی نعمت عطا کی۔ سر چھپانے کے لئے چھت عطا کی۔ اس ناطے ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کے تحت تشکر الٰہی بہت ضروری ہے۔

آرٹیکل کے آخری حصّہ میں آج کے دور کی مناسبت سے ایک مصیبت و عذاب سے اپنے آپ کو محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی ضروری ہے۔ سورۃ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ کی جناب سے جنّ و انس کو مخاطب ہو کر بار بار ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کہا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جنّ و انس کی پیدائش کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ''انسان کی پیدائش کے آغاز سے پہلے جنّ کو آسمان سے برسنے والی ایسی سخت گرم ہوا سے جو آگ کی طرح گرم تھی پیدا کیا گیا ہے...... نارُالسموم سے پیدا ہونے والے جنّوں سے مراد بیکٹیریا ہیں۔''

(ترجمۃ القرآن صفحہ 428)

پھر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس سورت رحمان کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرمایا ہے۔

''تم دونوں آخر خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے اور اسی تعلق میں جن و انس کی پیدائش کا فرق بھی بیان فرمایا کہ جنّ کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا گیا۔ فی زمانہ جنّ کے لفظ کی مختلف تشریحات کی جاتی ہیں لیکن یہاں جن کی ایک تشریح یہ ہے کہ وائرس (Virus) اور بیکٹیریا (Bacteria) بھی جنّات ہیں جو ابتدائے آفرینش میں آسمان سے گرنے والی آتشیں ریڈیائی لہروں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ فی زمانہ اس بات پر تمام سائنسدان متفق ہو چکے ہیں کہ بیکٹیریا اور وائرسز (Viruses) براہ راست آگ سے توانائی پا کر وجود پکڑتے ہیں۔''

(ترجمۃ القرآن صفحہ 973)

آج کل کورونا وائرس (Corona Virus) زوروں پر ہے۔ مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر یہ بھی ایک جنّ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی تباہ کاریوں اور ہلاکتوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے ہمیں اس حفاظت کے حوالہ سے ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ'' کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔

مبارک احمد منیر۔ مربی سلسلہ برکینا فاسو

میدان عمل کے دلچسپ واقعات

احمدیت کا پودا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے ایک سو بتیس سال پہلے قادیان کی بستی میں لگا، آج اس کی شاخیں دنیا کے تمام اطراف میں پھیل چکی ہیں اور سینکڑوں اقوام ہر سال اس چشمہ سے پانی پیتی ہیں۔ چنانچہ یہ سلسلہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے مختلف اقوام میں احمدیت کی سچائی کے نشان دکھاتا ہے اور جو احمدی ہو چکے ہوتے ہیں ان کے ایمان کو بڑھانے کے لیے بھی نشان ظاہر کرتا ہے۔ خاص طور پر سلسلہ کے واقفین زندگی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے مناظر اکثر میدان عمل میں دیکھنے کو ملتے ہیں جس سے انسان خود بھی دنگ رہ جاتا ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ غیب کے دروازے کھولتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں خاکسار تحدیث نعمت کے لیے کچھ دلچسپ واقعات کا ذکر کرے گا جو خاکسار کو میدان عمل میں پیش آئے یا جو الٰہی نشانات خاکسار کے سامنے جماعت کے افراد کے ساتھ پیش آئے۔

خاکسار کی پہلی تقرری 2012ء میں فادا رجن میں ہوئی تھی چنانچہ فادا شہر کے صدر صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے کی وجہ سے ان کے لیے اپنے فضل کی راہیں کھولیں۔ یہ واقعہ خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بیان کیا ہے چنانچہ حضور کے بابرکت الفاظ میں ہی یہ واقعہ پیش خدمت ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ

"فادا شہر کے صدر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال جب عید الاضحیٰ آئی تو میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں تھی کہ گھر کھانا بھی پک سکتا۔ اس لیے قربانی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا یعنی عید پر بکرے کی جو قربانی کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں تحریک جدید کے بارے میں مربی صاحب بھی درس دیتے تھے۔ مالی قربانی کے بارے میں بھی اور تحریک جدید کے بارے میں انہوں نے توجہ دلائی۔ چنانچہ کہتے ہیں میں نے برکت کے لیے دو ہزار فرانک اس میں دے دیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ میری ضروریات پوری کر دے گا۔ بہر حال ایسا معجزہ ہوا کہ اگلے دن ہی ان کے چھوٹے بھائی نے ان کو آئیوری کوسٹ سے غیر معمولی طور پر بڑی رقم بھجوائی جس کی انہیں کوئی امید نہیں تھی جس سے عید کی قربانی کا بھی انتظام ہو گیا اور ان کے گھر کے اخراجات کے لئے جو ضرورت تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں چند گھنٹے میں یہ دیکھ کر میرے ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 7نومبر 2014ء)

اسی طرح خاکسار جب ڈوری ریجن میں تھا تو وہاں پیگو جماعت کے امام الحاج ابراہیم صاحب جو انتہائی مخلص احمدی ہیں اور احمدی ہونے سے پہلے وہابیوں کے بڑے اماموں میں سے تھے علمی لحاظ سے بھی بہت اعلیٰ معیار رکھتے ہیں انہوں نے بھی چندہ کی برکات کا ذکر کیا جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں ان الفاظ میں ذکر کیا۔ فرمایا

"بورکینا فاسو سے مبارک منیر صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ پیگو جماعت کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم کے دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ کافی علاج کروایا لیکن بہتری نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن ہمارے معلم صاحب نے انہیں مالی قربانی کی تحریک کی۔ تو انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیا اور دعا کی کہ اے اللہ میری قربانی کو قبول فرما اور میری اولاد کو جلد صحت یاب کر دے۔ کہتے ہیں کہ چند دن بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بچوں کی حالت کافی حد تک بہتر ہونے لگی۔ ایک بچہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور دوسرے بچے میں کافی حد تک بہتری ہے۔ ان کو بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے یہ برکت عطاء فرمائی۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 9نومبر 2018ء)

ان میں سے ایک بچہ جس کا نام مائیگا اسماعیل ہے، اب جماعت احمدیہ کے معلم کے طور پر سلسلہ کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

برکینا فاسو میں جماعت کے سالانہ پروگراموں میں ایک اہم پروگرام جلسہ سالانہ کا ہوتا ہے جس کے لیے احباب جماعت کو تیار کیا جاتا ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی جلسہ سالانہ پر کوئی احمدی آجاتا ہے تو وہ اگلے پورے سال کے لیے ایک خاص روحانیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ساتھ بھی اس کا مضبوط تعلق پیدا ہو جاتا ہے اس طرح کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی جماعت کا مخالف ہو اور وہ کسی طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہو جائے تو اس کا رویہ جماعت کے بارہ میں یکسر تبدیل ہو جاتا ہے اور اکثر احمدی بھی ہو جاتے ہیں اس لیے جلسہ سالانہ پر لانے کے لیے خاص طور پر کوشش کی جاتی ہے۔

خاکسار جب فادا رجن میں تھا تو وہاں سے 150 کلومیٹر دور کنچاری شہر کے ایک غیر احمدی جن کا نام وو با عبد الرحمٰن ہے کو جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی گئی جس کو انہوں نے قبول کر لیا اور جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس سال اپنی زندگی کا بہت بڑا معجزہ دیکھا۔ ان کے ذمہ تین سال سے قرض واجب الادا تھا جو کہ بہت کوشش کے باوجود بھی ادا نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن اس سال 2016ء کے جلسہ سالانہ پر جب وہ واگا ڈوگو آئے تو انہوں نے جلسہ کے پہلا دن امیر صاحب کے خطبہ میں سنا کہ ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔ یہ مبارک دن ہیں اور تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو ضرور سنے گا۔ چنانچہ انہوں نے کثرت سے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے دعا شروع کر دی۔

وو با عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ جب وہ جلسہ سے واپس آئے تو ان کو کسی جگہ نوکری مل گئی جس سے انہوں نے چند ماہ میں ہی اپنا قرض اتار دیا جو کہ تین سال سے واجب الادا تھا۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ کچھ بھیڑیں بھی خریدنے کی توفیق ملی۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے سمجھ آگئی ہے کہ یہ جلسہ سالانہ کی برکات ہیں اور جماعت احمدیہ الٰہی جماعت ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بچپن میں اکثر پرانے بزرگان کے واقعات سنتے تھے کہ انہوں نے عظیم قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی عجیب رنگ میں ان کی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے۔ خاکسار نے بھی یہ بات نوٹ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ میدان عمل میں بعض دفعہ معجزانہ طور پر کام بناتا ہے اور ایسی جگہوں سے مدد فراہم کرتا ہے کہ بندہ خود حیران رہ جاتا ہے۔

ایسے ہی ایک دفعہ 2014ء میں خاکسار دو معلمین کے ساتھ فادا شہر سے گائیری شہر دورہ پر گیا جو کہ تقریباً 80 کلومیٹر ہے۔ چنانچہ تین دن کا دورہ تھا جاتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے پہنچ گئے لیکن واپسی پر گاڑی خراب ہوگئی اور کسی وجہ سے گاڑی کا گیئر نہیں لگ رہا تھا چنانچہ گاڑی راستہ میں ہی رک گئی جنگل کا علاقہ تھا اور جہاں گاڑی رکی وہاں ہی دو دن پہلے کچھ ڈاکوؤں نے ایک گاڑی کو لوٹا تھا اور دو آدمی بھی قتل کر دیے تھے۔ مغرب کا وقت بھی ہونے والا تھا اور شام کو اس رستہ پر کسی دوسری گاڑی کے آنے کی امید نہیں تھی کیونکہ کچا راستہ ہونے کی وجہ سے اس راستہ پر عام طور پر دن میں چند ہی مسافر گاڑیاں چلتی تھیں۔ اسی پریشانی میں کھڑے تھے کہ اب کیا کیا جائے اور لبوں پر دعا بھی تھی کہ یا اللہ کوئی راہ نکال دے۔ اے اللہ تیری راہ میں نکلے ہیں تو ہی کوئی معجزہ کر کہ رات ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے معجزہ دکھایا کہ ایک موٹر سائیکل پر تین لڑکے اس طرف آنکلے۔ جب وہ قریب پہنچے تو انھوں نے ہمیں دیکھ کر کہا کہ کیا مسئلہ ہے کیوں کھڑے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکا گھانا کا تھا اور انگلش بھی بولتا تھا۔ اسے خاکسار نے بتایا کہ اس طرح گاڑی نہیں چل رہی۔ اس نے کہا کہ وہ گھانا میں ایک گاڑیوں کی ورکشاپ پر کام کرتا رہا ہے اور مکینک ہے۔ اس نے گاڑی کے نیچے گھس کر دیکھا تو بتایا کہ گاڑی کے گیئر باکس کے ایک طرف کے تمام پیچ گر گئے ہیں جس کی وجہ سے گیئر باکس ایک طرف لٹک گیا ہے اور گیئر نہیں لگ رہا۔ اس پر اس نے گاڑی کے نیچے گھس کر گیئر باکس کو ایک رسی کے ساتھ باندھا اور ہم آہستہ آہستہ سفر طے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خیریت سے فادا پہنچ گئے۔ اس طرح شام کے وقت ان لڑکوں کا اس راستہ پر آنا معجزہ سے کم نہیں تھا اور پھر یہ بھی ایک بڑا معجزہ تھا کہ ان میں سے ایک لڑکا مکینک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہر شر سے بھی محفوظ رکھا اور منزل مقصود تک پہنچایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

فادا شہر سے 150 کلومیٹر دور کنچاری شہر کے سب سے بڑے امام جن کا نام وو با سالیف ہے اکثر ہمارے لوکل مشنری کے پاس آتے رہتے تھے اور اسلام کے بارے میں سوال و جواب کرتے رہتے تھے۔ یہ برملا اکثر کہتے تھے کہ

جو اسلام کی تصویر احمدیت دکھا رہی ہے وہی اصل اسلام ہے۔ اس اسلام پر عمل کر کے ہم رضاء الٰہی حاصل کر سکتے ہیں اور مسلمان دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں۔

چنانچہ جب بھی ان کو احمدیت قبول کرنے کا کہا گیا تو ان کا صاف جواب ہوتا تھا کہ

"میں لوگوں سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے میری امامت کے عہدے سے اتار دیں گے۔ اور میں اپنی حیثیت کھو بیٹھوں گا۔"

برکینا فاسو کے مختلف ریجنز میں ہر سال بعض میلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں دور و نزدیک سے تاجر اپنی اشیاء فروخت کرنے کے لیے لاتے ہیں اسی طرح فادا رجن میں اپریل 2014ء میں فادا شہر میں ایک میلہ لگا اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بک سٹال لگایا گیا اور قرآن کریم کے مختلف تراجم کی نمائش بھی کی گئی۔ چنانچہ ایک دن ایک پادری صاحب بھی ہمارے سٹال پر آئے۔ جن کے ساتھ تفصیلی بات ہوئی ان کا کہنا تھا کہ میں نے کئی دفعہ مسلمانوں کے علماء کے سامنے قرآن کریم کے بارے بعض سوالات کیے ہیں لیکن ہر دفعہ وہ بھاگ جاتے ہیں اس پر انہیں بتایا گیا

کہ ہم مسیح و مہدی علیہ السلام کے ماننے والے ہیں اور آپ نے ہمیں وہ علم کا خزانہ دیا ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی اسلام کا دفاع کر سکتے ہیں۔ چنانچہ پادری صاحب کی طرف سے کئی اعتراضات قرآن پر کیے گئے جس کے انہیں مدلل جوابات دیے گئے۔ اس کے علاوہ الوہیت مسیح پر بھی بات ہوئی۔ یہ سلسلہ دو اڑھائی گھنٹے جاری رہا آخر کار پادری صاحب خود ہی یہ بہانہ بنا کر بھاگ گئے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔

اس بات چیت کا ایک یہ فائدہ ہوا کہ ارد گرد کے مسلمان جو کہ احمدیت کے مخالف تھے وہ بھی کہنے پر مجبور ہو گئے کہ جیسا اسلام کا دفاع جماعت احمدیہ نے کیا ہے، ان کے مولوی حضرات نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارے سٹال کے ساتھ بعض وہابی لوگ بھی تھے جو جماعت کے شدید مخالف تھے، جب انہوں نے ہماری گفتگو سنی تو وہ بھی آگئے اور گفتگو کے بعد ان کا برتاؤ ہمارے ساتھ بہت اچھا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی صداقت ظاہر کرتا ہے اور احمدیوں کو ایمان میں بڑھاتا چلا جاتا ہے اس طرح ایک دفعہ فادا شہر سے اسی کلومیٹر دور گاری جماعت کے ایک شخص جن کا نام ڈیکو سلیمان ہے، نے ہمارے معلم ڈیکو موسیٰ صاحب سے بیان کیا کہ ایک دفعہ وہ بازار میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں لوگ بھی شامل تھے۔ اس دوران بعض افراد نے احمدیت کے خلاف باتیں شروع کر دیں کہ احمدیت ایک جھوٹا مذہب ہے اور انکی نماز بھی مختلف ہے اور اسلام سے الگ ان کے احکامات ہیں۔ چنانچہ ڈیکو سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ جھوٹ مت بولو میں نے احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ وہ تم لوگوں سے بہت اچھی نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تم احمدی ہو؟ اس پر ڈیکو سلیمان صاحب نے کہا کہ جی میں اللہ کے فضل سے احمدی ہوں اور میرا ایک کزن جماعت احمدیہ کا معلم بھی ہے اس لیے میں بہت اچھی طرح سے جماعت کو جانتا ہوں۔ اس کے بعد وہ گھر آ گئے۔

ڈیکو صاحب کہتے ہیں کہ رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آئے ہیں اور انہوں نے اچکن اور پگڑی پہنی ہوئی ہے اور فرمایا کہ جو تم نے احمدیت کے بارے میں کہا ہے وہ بالکل صحیح کہا ہے۔ یہی اصل اسلام ہے۔ پس تم احمدیت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہو جاؤ۔ اس پر ان کی آنکھ کھل گئی۔ ڈیکو صاحب کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ان کا ایمان احمدیت پر مزید پختہ ہو گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ہمیں علم کلام دیا ہے بعض دفعہ اس کی چھوٹی سی دلیل بھی مخالف کا منہ بند کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ اسی طرح کا واقعہ فادا رجن میں پیش آیا۔ ایک دفعہ دورہ پر جاتے ہوئے ایک چرچ کے پاس سے گزر ہوا۔ خاکسار اور ہمارے معلم ڈیکو موسیٰ صاحب نے پروگرام بنایا کہ پادری صاحب سے ملاقات کی جائے اور جماعت کا پیغام پہنچایا جائے۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے اور پادری صاحب سے تعارف ہوا اور جماعت کا پیغام پہنچایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوش خبری دی۔ اس طرح بات چیت چلتی رہی اور پادری صاحب نے حضرت آدمؑ والا قصہ سنایا اور اپنی تبلیغ کرتا رہا۔ اس پر خاکسار کے ذہن میں حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ نقطہ ذہن میں آیا کہ پوری بائیبل میں تثلیث کا لفظ نہیں ہے۔ چنانچہ خاکسار نے پادری صاحب سے پوچھا کہ کیا پوری بائیبل میں تثلیث کا لفظ ہے؟ اس پر اس نے کہا کہ جی موجود ہے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا حوالہ ہے؟ تو اس کا جواب تھا کہ ابھی میرے ذہن میں نہیں ہے اگلی دفعہ آؤ گے تو میں بتاؤں گا۔ اس طرح اور باتیں ہوتی رہیں اور وہ کہتے میں نے کبھی ایسا مسلمان نہیں دیکھا جس کو بائیبل آتی ہو خاکسار نے کہا کہ یہ سب علم حضرت مسیح موعودؑ کا دیا ہوا ہے۔ چنانچہ خاکسار اور معلم صاحب کچھ دنوں کے بعد پھر گئے تو پادری صاحب کہتے کہ مجھے وقت نہیں ملا اس لیے میں نہیں دیکھ سکا کچھ دن بعد آنا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر گئے تو کہتے کہ میں اس وقت اپنی عبادات میں مصروف ہوں پھر آنا۔ ایک دفعہ پھر ہم گئے تو باہر کچھ لوگوں نے کہا پادری صاحب سفر پر گئے ہوئے ہیں۔ اس طرح کافی دفعہ ہوا کہ وہاں کے لوگ کوئی نہ کوئی بہانا بنا دیتے کہ پادری صاحب نہیں ہیں۔ آخر ایک دن ہمارا پھر وہاں سے گزر ہوا تو ایک عورت اور بچہ چرچ کے باہر بیٹھے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں؟ ان سے ملنا ہے تو عورت نے وہی جواب دیا کہ وہ سفر پر گئے ہیں۔ چنانچہ بچہ جو پاس بیٹھا تھا، اس نے کہا کہ پادری صاحب تو اندر گھر میں ہیں۔ اس پر عورت نے بچہ کو ہاتھ کے اشارہ سے منع کیا کہ چپ کرو نہ بتاؤ۔ اور ہم سمجھ گئے کہ پادری صاحب کو حوالہ نہیں ملا اس لیے وہ نہ ملنے کے بہانے کر رہے ہیں۔ بعد میں پتا چلا کہ انہوں نے وہاں کہا ہوا تھا کہ اگر یہ غیر ملکی ادھر آئے تو ہمیشہ یہی کہنا کہ میں گھر نہیں ہوں۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ایک چھوٹی سی دلیل سے کسرِ صلیب ہوتی خود ہم نے دیکھ لی۔ الحمد للہ علی ذالک

فادا رجن میں تقرری کے دوران ایک افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی بڑے صدمے سے بچا لیا۔ اپریل 2014ء میں خاکسار واگہ ڈوگو اجتماع خدام الاحمدیہ کے لیے گیا ہوا تھا اور فیملی فادا میں اکیلی تھی۔ چنانچہ صبح پونے چار بجے کے قریب خاکسار کی اہلیہ کی آنکھ کھلی تو اپنے پلنگ کے سرہانے کوئی آدمی نظر آیا جو غالباً دراز وغیرہ سے چوری کر رہا تھا۔ جب خاکسار کی اہلیہ اٹھیں تو وہ چور باہر بھاگا اور دو چور اسلحہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئے اور خاکسار کی اہلیہ سے مطالبہ کیا کہ پیسے دو۔ خاکسار کی اہلیہ نے جتنے پیسے تھے اسے دے دیے اور وہ پیسے اور لیپ ٹاپ وغیرہ لے کر چلے گئے۔ انہوں نے اہلیہ سے موبائل بھی لے لیا لیکن جاتے ہوئے ان کے ذہن میں کیا آیا کہ موبائل واپس کر دیا چنانچہ ان کے جانے کے بعد اہلیہ نے فون کیا اور خاکسار کیپیٹل واگہ ڈوگو سے فادا پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ چوروں نے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں کیا۔ اس وقت خاکسار کی بیٹی دو سال کی تھی جو ساتھ سوئی ہوئی تھی۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے انتہائی پیار بھرا خط موصول ہوا جس میں بہت سی دعائیں تھیں۔ اس سے خاکسار اور اہلیہ کو بہت تسلی ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

اگست 2016ء میں خاکسار کا تبادلہ فادا سے ڈوری ہو گیا۔ چنانچہ ڈوری ریجن کے ایک مخلص احمدی ڈیکو حمیدو صاحب نے اپنا ایک واقعہ مجھ سے بیان کیا کہ وہ سونا ڈھونڈنے کا کام کرتے ہیں۔ اسی پر وہ گزر بسر کرتے ہیں بعض دفعہ بہت دنوں کی محنت کے بعد بھی سونا نہیں ملتا۔ اسی طرح کچھ مہینوں سے ان کے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ سونا نہیں مل رہا تھا۔ بے انتہا محنت کے باوجود کچھ عرصہ سے کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی اثناء میں معلم صاحب کی طرف سے جلسہ سالانہ پر جانے کی تحریک کی گئی۔ اس پر ان کا کہنا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی سبب بنا دیا تو ضرور جاؤں گا۔ جلسہ سالانہ میں تین دن رہ گئے تھے کہ ان کو سونا مل گیا جس کی مالیت تقریباً ایک لاکھ فرانک تھی۔ چنانچہ یہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ جلسہ پر گئے۔ اور اپنا موٹر سائیکل بھی ٹھیک کروایا جو کہ کچھ عرصہ سے خراب تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے لیے یہ ایک معجزہ ہے کہ جب الٰہی سلسلہ کا کام تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پیسوں کا انتظام کر دیا اور ہمیں جلسہ میں شمولیت کی توفیق مل گئی۔

ڈوری ریجن کے ایک اور مخلص احمدی جن کا نام عمر صاحب ہے مجھ سے بیان کیا کہ جلسہ سالانہ 2018ء کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بھائی جو کہ مالی میں کام کرتے ہیں اور ان کا کاروبار بھی سونا ڈھونڈنا ہے، کو فون کیا کہ میری مدد کریں کیونکہ میں جلسہ پر جانا چاہتا ہوں۔ اس پر ان کے بھائی نے کہا کہ میں اس وقت کام کے لیے جا رہا ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میرے پاس کھانے کے لیے بھی پیسے نہیں ہیں۔ اس لیے میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ چنانچہ عمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر سے کچھ جانوروں کا چارہ وغیرہ بیچا اور جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ جب جلسہ سے واپس آئے تو ان کو ان کے بھائی جو کہ مالی میں تھے کا فون آیا کہ جیسا کہ انہوں نے مدد مانگی تھی اور اس وقت ان کے پاس کوئی پیسے نہیں تھے۔ لیکن الحمد للہ اب ان کو سونا ملا ہے اور وہ کچھ پیسے بھیج رہے ہیں تا کہ اس سے موٹر سائیکل خرید لیں۔ چنانچہ انہوں نے پانچ لاکھ بھیجا جس سے انہوں نے موٹر سائیکل بھی خریدا اور باقی کام بھی کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ جلسہ کی برکات ہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے غائبانہ مالی مدد کی اور سب کام آسان بنا دیے۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کی دعاؤں سے ہماری ساری پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور امن نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے سامنے بھی خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ظہور پذیر ہوا۔ ڈوری شہر سے ایک سو کلومیٹر دور سیبا شہر کی طرف ایک گاؤں ہے جس کا نام ویندے علی ہے۔ ہمارے معلم صاحب نے مجھے بتایا کہ میں ویندے علی دورہ پر گیا تو گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ تقریباً تیس سالوں سے ہم پانی نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ دس سے زائد دفعہ بور کیا گیا ہے لیکن پانی نہیں نکلتا جس کی وجہ سے شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ معلم صاحب نے ان کو توجہ دلائی کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھیں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا اور پانی نکل آئے گا۔ چنانچہ گاؤں والوں نے حضور کو خط لکھا کہ دعا کیجئے کہ ہمارے گاؤں میں پانی نکل آئے۔ اس کے بعد دوبارہ پانی کی تلاش کی گئی اور ایک جگہ دعا کر کے بور کیا گیا تو معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی مقدار میں پانی نکل آیا ہے۔ اور پانی کا مسئلہ جو کہ ایک لمبا عرصہ سے چلا آ رہا تھا، وہ ختم ہو گیا ہے۔ گاؤں میں احمدی افراد کے علاوہ غیر احمدی افراد بھی بہت خوش ہیں اور سب کا بر ملا کہنا ہے کہ ان کا مسئلہ خلیفۂ وقت کو خط لکھنے کے بعد ہی حل ہوا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے ان کے گاؤں میں پانی نکل آیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس کی پاکیزہ راہوں پر چلنے والے ہوں اور جماعت احمدیہ کے افراد ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

آمین

حال احوال پوچھنے کے حوالہ سے آدابِ مُلاقات

اسلامی معاشرے کی تکمیل میں باہمی میل اور ملاقات، ہمدردی و اخوت کو بہت بڑا دخل ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ (سورۃ الحجرات:11)

کہ تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔اور رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کی صفت کے مطابق وہ آپس میں رحم کا پیکر ہوتے ہیں۔پس انہیں آپس میں ایسے روابط رکھنے چاہئیں جن سے برائیوں کا سدِّ باب ہو سکے اور نیکی کی اشاعت ہو۔اور ایک دوسرے کو نفع پہنچایا جا سکے۔

پس اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول ﷺ کا خادم اور مومنوں کا خیرخواہ بننے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام نے تمدنی زندگی گزارنے کے لیے جو اعلیٰ درجہ کی ہدایات دی ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کی جائے اور روحانی اور معاشرتی برائیوں سے بچا جائے۔اس حوالہ سے چند امور درج ذیل ہیں:

1۔ملاقات کی ابتداء السلام علیکم کے الفاظ سے کی جانی چاہئے۔ نیز سلام کرنے میں سبقت اختیار کرنی چاہئے۔

2۔آپس میں خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنی چاہئے کیونکہ انسانی جذبات ایک دوسرے پر نہایت تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔اس لئے بشاش صورت دیکھ کر خوشی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔کشادہ چہرے کے ساتھ پیش آنا نیکی ہے۔

3۔حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لَا تَحۡقِرَنَّ مِنَ الۡمَعۡرُوۡفِ شَیۡئًا وَلَوۡ اَنۡ تَلۡقٰی اَخَاکَ بِوَجۡہٍ طَلِیۡقٍ (مسلم)

کہ تم معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرماتے تھے کہ آپ ﷺ خندہ جبیں، نرم خُو اور مہربان طبع تھے۔

(شمائل ترمذی)

4۔خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنی چاہئے اور انس و محبت سے پیش آنا چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ ایسے اشخاص کو اپنا دوست رکھتا ہے جو اس کے جلال و محبت کی خاطر آپس میں میل جول رکھتے ہیں۔

5۔ملاقات کے لئے ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ حسنِ اخلاق کی معراج پر تھے۔آپ ﷺ کے حسنِ اخلاق کی گواہی قرآن مجید میں ان الفاظ سے دی گئی ہے:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (سورۃ القلم:5)

یعنی آپ ﷺ اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر فائز ہیں۔آپ ﷺ خود فرماتے تھے۔

بُعِثۡتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ یعنی میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ اخلاق کی تکمیل کروں۔

خوش خلقی سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے اور جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔حضور ﷺ فرماتے تھے کہ ’’میں جنت کی بلندی میں اس شخص کے لئے ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں جو اپنے خُلق کو خوش نما بنائے۔‘‘

(ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ ’’مومن خوش خلق سے روزہ دار، قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا۔‘‘

(ابوداؤد)

آنحضرت ﷺ ملتے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام کیا کرتے۔ آپ ﷺ نہایت خوش اخلاق تھے۔اگر کوئی شخص جھک کر آپؐ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے رُخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹا لے۔

(ابو داؤد)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ وہ خوش نصیب صحابی تھے جن کو دیکھ کر آپؐ محبت سے مسکرا دیا کرتے تھے۔ان کا بیان ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوا ہوں اور آپ ﷺ نے مسکرا نہ دیا ہو۔

(صحیح مسلم مناقب جریر بن عبد اللہ)

5۔ ملاقات کے وقت مصافحہ اور معانقہ کرنا بھی سنت نبوی ﷺ ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے تھے۔

(ابو داؤد، ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔اور حضرت کعب بن مالکؓ نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔طلحہ بن عبید اللہؓ میری طرف جلدی سے اٹھ کر آئے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو آنحضرت ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا کہ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا تھا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی المصافحہ)

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ صحابی کو بلا بھیجا۔وہ گھر نہ ملے۔تھوڑی دیر کے بعد وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے۔ان کو دیکھ کر آپ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سینہ سے لگا لیا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب المعانقہ)

حضرت جعفرؓ جب حبشہ سے واپس آئے تو آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

(ابو داؤد)

6۔بزرگوں کی ملاقات کے لئے جائیں تو ادب کے ساتھ ان کو سلام کریں۔اور ان کی گفتگو کا بھی ادب کے ساتھ جواب دیں۔

7۔ناراضگی کی وجہ سے تین دن سے زیادہ ترک کلام و ملاقات نہیں کرنی چاہئے۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے۔لیکن نافرمانی کرنے والے شخص سے ملاقات ترک کرنا جائز ہے۔

میل ملاقات انسانی معاشرہ کی ایک شاخ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ افراد کا تعلق آپس میں قائم رہنے سے ہی اس معاشرہ کی سالمیت برقرار رہ سکتی ہے۔پس ہمیں چاہئے کہ حضرت ابن مسعودؓ کے اس قول کے مطابق عمل کریں جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح میل جول رکھا کرو کہ تمہارا دین مجروح نہ ہونے پائے۔

(صحیح بخاری جلد سوم صفحہ 401)

اپنے روزمرّہ کے میل جول میں ملاقات کے ان آداب کو ہمیشہ مدِّنظر رکھیں اور اسلامی تعلیم پر عمل کریں۔اور خدا کی خوشنودی کی خاطر آپس میں ملاقات کریں تا خدا تعالیٰ کی دائمی محبت کے وارث ٹھہریں۔(آمین)

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن غانا

رپورٹ جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

جامعۃ المبشرین گھانا

الحمد للہ ، خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعۃ المبشرین گھانا میں مؤرخہ 20 فروری 2021 بروز ہفتہ صبح دس بجے مجلس ارشاد کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔اس پروگرام کی صدارت مکرم طاہر احمد ظفر صاحب استاد جامعۃ المبشرین گھانا نے کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو گیمبیا کے طالب علم عزیزم عبد العزیز باہ نے کی۔تلاوت کردہ حصہ کا ترجمہ لائبیریا سے تعلق رکھنے والے طالب علم عزیزم ابراہیم سیسے نے پیش کیا۔

اسکے بعد گھانا سے تعلق رکھنے والے طالب علم عزیزم یوسف اوسے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا تحریر کردہ منظوم کلام ”ہے دست قبلہ نما“ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مترنم آواز میں پیش کیا۔

بعد ازاں مالی کے طالب علم عزیزم احمد کولیبالی نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے عظیم الشان الفاظ سامعین کو پڑھ کر سنائے۔پروگرام کی پہلی تقریر گھانا کے طالب علم عزیزم صادق ڈونکو صاحب نے کی جو فائنل ائیر کے طالب علم ہیں۔تقریر کا عنوان پیشگوئی حضرت مصلح موعود کا پس منظر تھا۔

اس تقریر کے بعد عزیزم فردوس اسحاق نے دیگر گھانین طلباء کے ساتھ ملکر حمدیہ کلام پیش کئے۔یہ کلام انہوں نے از خود تیار کئے تھے جن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کامیابیوں کا ذکر تھا۔پروگرام کی دوسری تقریر مکرم مبشر احمد اقبال صاحب استاد جامعۃ المبشرین نے کی۔انکی تقریر کا عنوان حضرت مصلح موعود کے عظیم کارنامے تھا۔مقرر نے بڑی تفصیل کے ساتھ عنوان تقریر پر روشنی ڈالی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عظیم مساعی کا ذکر کیا۔تقریر کے بعد صدر جلسہ نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا اور اختتامی کلمات کہے۔

امالی سے تعلق رکھنے والے طلباء نے حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں حمدیہ گیت پیش کئے۔آخر میں مکرم نواز احمد صاحب انچارج مجلس ارشاد نے صدر اور حاضرینِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔مکرم صدر صاحب مجلس نے دعا کروائی اور یوں یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ

آخر پر جملہ اساتذہ اور طلباء میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اور منتظمین کو بہترین جزاء دے اور انکے ایمان وعلم میں برکت دے۔ آمین

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

اور جماعت کے متعلق پولیس سے جو اس نے رپورٹ کرائی تھی اُس کا بھی ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔حضور نے ازراہِ ذرہ نوازی کمال شفقت سے خود اپنے مبارک ہاتھ سے اس عاجز کے عریضے کی پشت پر جواب رقم فرماکر وہ خط خاکسار کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دیا۔حضور کے جواب کا مفہوم یہ تھا(اصل الفاظ نہیں)۔ مفہوم یہ تھا کہ ہمیں گھبرانا نہیں چاہئے اور پھر دعا فرمائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جلد نیک نتیجہ ظاہر ہوگا اور جماعت کو چاہئے کہ ضمانت ہرگز نہ دیوے۔(اس مسجد کے لئے کسی قسم کی ضمانت نہیں دینی یا پارٹی بن کے ضمانت نہیں دینی)۔اگر مسجد چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دی جاوے اور کسی احمدی کے مکان پر باجماعت نماز کا انتظام کرلیا جاوے۔مگر جماعت کے کسی فرد کو ضمانت ہرگز نہیں دینی چاہئے۔ لکھتے ہیں کہ یہ خط خاکسار کے پاس محفوظ تھا۔غالباً مولوی عزیز بخش صاحب نے خاکسار سے لے لیا تھا اور واپس نہ کیا اس لئے سامنے نہیں۔(مفہوم انہوں نے یہ بیان کیا)۔پھر کہتے ہیں کہ حضور کے اس جواب کے آنے کے تھوڑے دنوں کے بعد اس عاجز کے دادا مذکور بیمار ہو گئے اور چند دن بیمار رہ کر وہ فوت ہو گئے۔جو رپورٹ سب انسپکٹر پولیس نے کی تھی وہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس بمراد انتظام مناسب بھیج دی۔ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک مسلمان ای۔اے۔سی کو مقرر فرمایا کہ وہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مصالحت کرا دے۔چنانچہ وہ کئی ماہ مسلسل کوشش کرتا رہا کہ مصالحت ہو جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔(ان لوگوں سے تو فیصلہ نہیں ہوا لیکن خدا تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا وہ بھی عجیب ہے)۔آخر دریائے سندھ کی طغیانی سے وہ حصہ شہر کا غرق ہوگیا۔(دریائے سندھ میں سیلاب آیا اور شہر کا وہ حصہ ہی غرق ہوگیا جس میں مسجد تھی) اور مسجد گرگئی اور بعد ازاں سارا شہر ہی دریا برد ہوگیا اور نیا شہر آباد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ نے اپنی نئی مسجد تعمیر کرائی اور جہاں تک خاکسار کا خیال ہے نئے شہر میں سب سے پہلے جو مسجد تعمیر کی گئی وہ احمدیوں کی تھی۔

(رجسٹر روایات صحابہ رجسٹر نمبر3 روایت حضرت محمد اکبر صاحب صفحہ نمبر126 تا128 غیر مطبوعہ)

حضرت نظام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں اللہ دتہ صاحب سکنہ چھو کی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ نومبر 1904ء کا واقعہ ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔بندہ بھی حضورؑ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔غالباً نمازِ ظہر کے بعد مسجد حکیم حسام الدین صاحب مرحوم میں حضرت نے مندرجہ ذیل نصیحت احبابِ جماعت کو فرمائی تھی۔فرمایا کہ لوگ تمہیں جوش دلانے کے لئے مجھے گالیاں دیتے ہیں مگر تمہیں چاہئے کہ گالیاں سُن کر ہرگز جوش میں نہ آؤ اور جواباً گالیاں نہ دو۔اگر تم اُنہیں جواباً گالیاں دو گے تو وہ پھر مجھے گالیاں دیں گے اور یہ گالیاں اُن کی طرف سے نہیں ہوں گی بلکہ تمہاری طرف سے ہوں گی۔بلکہ تمہیں چاہئے کہ گالیاں سُن کر اُن کو دعائیں دو اور اُن سے محبت اور سلوک کرو تا کہ وہ تمہارے زیادہ نزدیک ہوں۔اس کے بعد حضور علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر فرمایا کہ جب کفار اُن کو گالیاں نکالتے تھے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے تو وہ اس کے عوض اُن سے نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرتے تھے۔ایسا کرنے سے بہت سے کفار اُن کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوئے۔پس تمہیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔کہتے ہیں یہ الفاظ جو مَیں نے بیان کئے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل الفاظ نہیں ہیں۔مفہوم یہی ہے۔انہوں نے اپنے الفاظ میں اُس کا خلاصہ یہ بیان کیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ رجسٹر نمبر3 روایت حضرت نظام الدین صاحب صفحہ نمبر 162 غیر مطبوعہ) (خطبہ جمعہ 8/ اپریل 2011ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ

(سورۃ الحجر:57)

ترجمہ:اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے؟ یہ قرآنِ مجید کی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کی خوبصورت تعلیم ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ اُس سے مانگتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا ہے کہ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر: 57) اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے؟ ہمیں یہ مایوسی تو نہیں کہ وہ دن لوٹ کر نہیں آئیں گے یا کس طرح آئیں گے؟ وہ دن تو جیسا کہ میں نے کہا ان شاء اللہ لوٹ کر آئیں گے۔ کیونکہ ہمیں اُس خدا کی قدرتوں پر یقین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664)

پس اگر ہم عاجزی دکھاتے ہوئے اُس سے مانگتے رہیں گے تو وہ ضرور مدد کو آتا ہے اور آئے گا۔ جب سب حیلے ختم ہو جاتے ہیں تو تب بھی حضرتِ توّاب کا حیلہ قائم رہتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ (الشوریٰ: 29) اور وہی ہے جو مایوسی کے بعد بارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی کارساز اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا روحانی زندگی میں بھی، جسمانی زندگی میں بھی عموم ہے۔ جب خدا تعالیٰ عمومی طور پر مایوس لوگوں کو رحمت سے نوازتا ہے تو جو مومن ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہ اللہ تعالیٰ اُن کا ولی ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔ جو سچے مومن ہیں اُن کو مایوسیوں میں نہیں ڈالتا بلکہ ایسے مومنوں کو جو اس کے آگے جھکنے والے ہیں، جو عاجزی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں اُن کی ضرور خبر لیتا ہے، اُن کی مدد کے لئے ضرور آتا ہے۔ اپنی رحمت کو ان کے لئے وسیع تر کر دیتا ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ (الشوریٰ: 27) اور مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے بہت بڑھا کر انہیں دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نوازنے کے طریقے اور معیار انسانی سوچوں سے بہت بالا ہیں۔ پس جب ایسے خدا پر ہم ایمان لانے والے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حالات اور پُرانی یادیں ہمیں مایوس کریں۔

(خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2010ء)

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

مرسلہ: مریم رحمٰن

اخلاق کامل

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

’’آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہو گا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا وکان فضل اللہ علیك عظیما۔ یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب45 میں آنحضرت ﷺ کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص606)

20مارچ2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	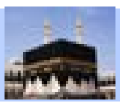	05:09	18:32
مدینہ منورہ	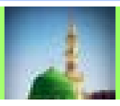	05:08	18:33
قادیان	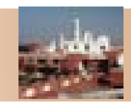	05:11	18:40
ربوہ		04:51	18:20
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:36	18:16